وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ
اَخِّرۡنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ۔ (سوۂ ابراھیم آیت: ۴۴)

”آپ ﷺ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان پر عذاب آپڑیگا تب ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو تھوڑی مدت تک چھوٹ دید یجئے ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے“۔

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱

اسلام اور ظلم

مولانا ارشد مدنی
صدر جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ
شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور ظلم

(مظلوم چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم دونوں برابر ہیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ﴾.

(سوۂ ابراہیم آیت: ۴۴/۴۳/۴۲)

’’اور جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ، ان کو صرف اس روز تک ڈھیل دے رکھی ہے جس میں آنکھ پتھرا جائیں گی، سر اوپر اٹھائے دوڑتے ہوں گے ان کی آنکھیں ان کی طرف پھر کر نہیں آئیں گی اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے آپ ﷺ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان پر عذاب آ پڑیگا تب ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو تھوڑی مدت تک چھوٹ دیدیجئے ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے‘‘۔

ظلم کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے ظالم پر اللہ کو بڑا غصہ ہے لیکن اللہ کی عادت یہ نہیں ہے کہ ہر گنہ گار ظالم کی فوراً پکڑ کر لی جائے بلکہ اللہ تعالیٰ گنہ گار اور ظالم کو چھوٹ دیتا ہے؛ چونکہ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر بھاری ہے اس لئے وہ اگر گناہ پر فوراً پکڑ کیا کرتا تو ساری دنیا ختم ہو چکی ہوتی اس کی عادت یہ ہے کہ وہ گنہ گار کو گناہ چھوڑنے اور توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے اس لئے اس آیت میں اللہ فرماتا ہے کہ سزا ملنے میں دیر ہو رہی ہو تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ ان کے ان برے کاموں سے بے خبر ہے یاد رکھو کہ ظالموں کا کوئی بڑا یا چھوٹا کام اللہ سے چھپا ہوا نہیں ہے، لیکن اس کی عادت نہیں ہے کہ گنہ گار کو فوراً پکڑ کر تباہ کر دے وہ بڑے سے

بڑے ظالم کو مہلت دیتا ہے، یا تو وہ اپنے گناہ سے رک جائے یا گناہ میں اس حد تک بڑھ جائے کہ قانونی حیثیت سے اس کے سزا کا حقدار ہونے میں کوئی کسر نہ رہ جائے، خوب سمجھ لو! کہ دنیا بدلہ کی جگہ نہیں ہے یہاں تو ظالم ظلم کرتا ہے اور عام طور پر ٹھاٹ سے رہتا ہے کل موت کے بعد قیامت کے دن جب اس کو اپنے کئے کا بدلہ ملے گا تو بڑی پریشانی اور خوف کی حالت میں اوپر سر اٹھائے ٹکٹکی باندھے پاگلوں کی طرح گھبرائے ہوئے اللہ کی عدالت کی طرف چلے آئیں گے جدھر نظر اٹھ گئی اُدھر سے دیوانوں کی طرح ہٹے گی نہیں اس روز دنیا میں ظلم کرنے والے لوگ ظلم کی سزا اور عذاب خداوندی کو دیکھ کر التجا کریں گے کہ اے اللہ ہمیں کچھ روز کی اور چھوٹ دیدیجئے، مطلب یہ ہے کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیجئے ہم نے پہلی زندگی میں آپ کا اور آپ کے رسولوں کا کہانہ مانا لیکن اب آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ کہا مانیں گے اور رسولوں کا اتباع کریں گے، ان ظالموں کا اللہ سے یہ چھوٹ مانگنا قیامت کے دن ہوگا یعنی اِس دنیا کے ختم ہو جانے کے بعد ہوگا اور ویسے بھی موت کے بعد دوبارہ دنیا میں بھیج کر زندہ کرنا اور عمل کرنے کی مہلت دینا اللہ کی عادت کے خلاف ہے اس لئے ظالموں کی یہ التجا نا قابل التفات ہوگی۔

یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ اللہ کا کرم اور اس کی رحمت قیامت کے دن ہمیشہ سے زیادہ ہوگی پھر بھی دنیا میں اللہ کے بندوں پر ظلم کرنے والے قطع نظر اس کے کہ جس پر ظلم کر رہا ہے وہ ہندو ہے یا مسلمان قیامت کے دن اپنے آپ کو رحمت سے محروم پائیں گے، اور یہ سمجھیں گے کہ آج ہم ظلم کی وجہ سے ہر رحمت خداوندی سے محروم ہیں، ہاں اگر ہم کو دوسری زندگی مل جائے تو ہم اچھے کام کر کے ہی رحمت خداوندی کے حق دار ہو سکتے ہیں، لیکن نہ ان کو دوبارہ دنیا ملے گی اور نہ ان پر سے عذاب ٹلے گا۔

قانون قدرت یہ ہے کہ ایسے گناہ جس میں انسان کی نافرمانی اللہ کے ساتھ ہے انسان کا کوئی واسطہ نہیں ہے (یعنی حقوق اللہ) جیسے شراب پینا، سٹا لگانا، جوا کھیلنا اور دوسری اسی طرح کی بدکاریاں یہ گنہ گار کل قیامت کے دن اللہ ارحم الراحمین کی طرف سے عفو ودرگزر کا مستحق ہو سکتا ہے، لیکن ایسا گناہ جس میں درمیان میں انسان کا واسطہ ہے اور اس کی حق تلفی ہے (یعنی حقوق العباد) تو اللہ اس کو معاف نہیں فرمائے گا جب تک مظلوم خود ہی دنیا میں معاف نہ کر دے یا قیامت کے دن ظالم کے ظلم کے برابر ظالم کے اچھے کاموں کا ثواب وصول کر کے راضی نہ ہو جائے۔

چنانچہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ:

﴿أَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَزَكٰوةٍ وَصِيَامٍ وَحَجٍّ فَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَخَذَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ﴾.

(مسلم)

''کہ تم لوگ جانتے ہو فقیر کون ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فقیر تو وہ ہے جس کے پاس پیسہ کوڑی نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں (دراصل) فقیر وہ ہے جو کل قیامت کے دن نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی عبادتیں لیکر حاضر ہوگا لیکن دنیا میں کسی کو گالی دی تھی، کسی پر جھوٹا الزام لگایا تھا، کسی کا ناحق مال لیا تھا، کسی کی عزت پر حملہ کیا تھا، کسی کو ظلماً مارا تھا اور کسی کو ناحق قتل کیا تھا اب قیامت کے دن ہر مظلوم آدمی اس ظالم کی نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے ثواب سے ظلم کے بقدر ثواب لے کر جائے گا اب اگر ظالم کے اچھے کاموں کے ثواب سے سب کا حق چکتا ہوگیا تو ٹھیک ہے نہیں تو باقی مظلوموں کے گناہوں کو سمیٹ کر اس ظالم پر ڈال دیا جائے گا اور جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا''۔

فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں فقیر تو اس کو کہتے ہیں جو دنیا میں کام آنے والے ہر مال سے محروم اور خالی ہاتھ ہو اور اس کی تنگ دستی اس کو دنیا کے عیش وآرام سے محروم کر رہی ہو لیکن یہ ظالم ایسا انوکھا فقیر ہوگا کہ قیامت میں کام آنے والے نیک اور اچھے کاموں کا ہر طرح کا ذخیرہ اس کے پاس ہوگا لیکن دنیا کے ظلم کی وجہ سے اس کے کام نہ آسکے گا بلکہ مظلوم لوٹ کر لے جائیں گے اور یہ ظالم سب کچھ ہوتے ہوئے بھی جہنم کا کندہ بن جائے گا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، حج، صدقہ وضو محتاجوں کی مدد استغفار اور دیگر عبادتیں، اور نیک اعمال اللہ کے حق سے متعلق گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو سکتے ہیں لیکن ظلم حقوق العباد سے متعلق ایسا گناہ ہے جس کو کوئی بھی عبادت اور نیک عمل

معاف نہیں کرا سکتا بلکہ ظلم کے بدلے میں ساری عبادتیں کل قیامت کے دن لٹ جائیں گی یعنی ان کا ثواب مظلوم لے کر چلے جائیں گے اور ظالم عبادتوں کا ذخیرہ ہوتے ہوئے بھی خالی ہاتھ رہ جائے گا اور جہنم کا کندہ بنا دیا جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ کہیں مسلمان یا غیر مسلم کی قید نہیں فرما رہے ہیں جس کا مطلب ہوا کہ ظلم تو ظلم ہے چاہے مسلمان پر ہو اور چاہے غیر مسلم پر، اگر ظالم مر گیا اور مظلوم سے موت سے پہلے معافی تلافی نہیں ہوئی تو جہنم کا کندہ بنے گا اور عذاب کا مستحق ہوگا۔

اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

﴿مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ﴾.

(بخاری شریف)

''اگر کسی شخص کا کوئی حق ہے تو دنیا ہی میں اس دن سے پہلے اس کو معاف کرا لے جب آدمی کے پاس پیسہ کوڑی کچھ نہیں ہوگا اگر ظالم کے پاس کوئی اچھا عمل ہوگا تو دنیا میں اس کے ظلم کے بقدر اس کا ثواب مظلوم لے جائے گا، اور اگر کوئی اچھا عمل بھی نہیں ہوگا تو مظلوم کے گناہ اس ظالم کے سر پر ڈال کر ظالم کو جہنم کا کندہ بنا دیا جائے گا''۔

چونکہ دنیا میں جس کے پاس طاقت ہوتی ہے وہی اللہ کی دی ہوئی طاقت کا غلط استعمال کرتا ہے اور طاقت دینے والے اللہ کو بھول جاتا ہے اور اس ظلم کا انجام کیا ہوگا اس کو فراموش کر دیتا ہے، اسی لئے جو لوگ اپنا حق پورا پورا حاصل کر لیتے ہیں لیکن دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا حق مار لیتے ہیں اللہ قرآن میں ان کو یاد دلاتا ہے: ''کیا وہ لوگ اس حقیقت کو بھول گئے کہ ان کو بہت عظمت والے دن میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا جب سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے'' مطلب یہ ہے کہ اس دن ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا، اور مظلوم کا سب حق چکتا کر دیا جائے گا، قرآن کی ان آیات اور احادیث کی روشنی میں مؤمن کو ہر وقت کسی کی حق تلفی اور دل دکھانے سے بچنا چاہیے، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ہدایت کی کہ مظلوم کی آہ سے بچنا کیونکہ مظلوم اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ مظلوم کی بددعا پر اللہ کی طرف سے قبولیت میں دیر نہیں ہوتی۔

ظالم سے دوستی :

چونکہ دوستی اٹھنا بیٹھنا اور ساتھ رہنا آدمی کی عادات واطوار پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے ظالموں کے ساتھ رہنے سہنے اور ان سے قربت اپنانے سے بھی اسلام نے منع فرمایا ہے، قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے کہ :

﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾.

(سورۃ ھود آیت نمبر: ۱۱۳)

"اور ظالم لوگوں کی طرف نہ جھکو کبھی تم کو جہنم کی آگ لگ جائے، اور تمہارا اللہ کے سواء کوئی مددگار نہیں، پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے"۔

آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ظلم کرنا تو اللہ کے غضب کا مستحق بناتا ہی ہے ظالموں سے دوستی کرنا بھی اللہ کی رحمت سے محروم کرنے والی اور جہنم کی آگ کا مستحق بنانے والی ہے، ہاں اگر آدمی ظالم سے دوستی کرتا ہے اور ظالم کو ظلم سے روکتا ہے اس کے ہاتھ کو ظلم کرنے سے پکڑتا ہے تو یہ تو اللہ کی پسندیدہ چیز ہے اسی لئے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

﴿اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوْماً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ ظَالِماً قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُهُ﴾.

(بخاری شریف)

"تو اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو چاہے مظلوم کسی شخص نے کہا مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر ظالم کی مدد کرنے کا کیا مطلب، تو حضرت محمد ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ظالم کو ظلم کرنے سے روکنا اس کی مدد ہے"۔

مطلب یہ ہے کہ ظالم کا ظلم اس کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنانے والا ہے اس لئے تیرا ظالم کو ظلم سے روکنا اس کو عذاب خداوندی سے بچانے والا ہے یہی تیرا اس کو ظلم سے روکنا اس کی بہت بڑی مدد ہے۔

دنیا کے سب لوگ ایک ہی ماں باپ کی اولاد اور بھائی بہن ہیں جس کا مطلب ہے کہ رنگ، نسل، مذہب، زبان ہر چیز سے اوپر اٹھکر ہر انسان کو اپنے دوسرے بھائی یعنی انسان کا خیر خواہ اور اچھا چاہنے والا ہونا چاہئے اسلام اپنے ماننے والوں کو اپنے نبی کی زبانی یہی تعلیم دے رہا ہے۔

اسلام میں ظلم کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی کسی سے مزدوری کرائے اور طے شدہ مزدوری کا کام ہوچکنے کے بعد نہ دے، اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ فرماتا ہے: ”کہ تین کام کرنے والے لوگوں سے میں خود جھگڑوں گا اور میں جھگڑوں گا تو غالب ہی ہوں گا کوئی مجھ سے جیت نہیں سکتا“ ان میں ایک کام یہ بھی ہے کہ آدمی کسی شخص سے مزدوری پر کام کرائے پھر کام تو پورا کرالیا لیکن مزدوری نہ دے۔

اس میں بھی مذہب کی کوئی قید نہیں ہے چاہے مزدور یہودی ہو یا عیسائی ہو یا کوئی بھی غیر مسلم ہو اگر کام لینے کے بعد طے شدہ مزدوری ادا نہیں کی تو اس کو ظلم شمار کیا جائے گا اور اللہ قیامت کے دن اس کا بدلہ لیگا۔

اسی طرح اسلام میں ایک بہت بڑا ظلم بے کس اور بے سہارا یتیم کا مال ناحق کھانا بھی ہے اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾.

(سورۃ النساء، آیت نمبر: ۱۰)

”جو لوگ ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی کھا رہے ہیں اور قیامت کے دن جہنم میں جائیں گے“۔

مطلب یہ ہے کہ آج یتیم بے سہارے کا مال خوب اچھا اور مزیدار لگ رہا ہے لیکن کل قیامت کے دن پیٹ میں آگ بن جائے گا یہ غور کرنے کی چیز ہے کہ یہاں کوئی قید نہیں ہے کہ وہ یتیم مسلمان کی اولاد ہے یا غیر مسلم کی اس بے سہارا پر ظلم کرنا ناحق اس کے مال کو کھانا مذہب اس کا کچھ بھی ہو اسلام مذہب میں اللہ کے سخت عذاب کا مستحق بنانے والا ہے۔

اسی طرح اسلام میں کسی آدمی کے حق کو ادا کرنے میں دیر کرنا اور مال ہوتے ہوئے بھی ٹالتے رہنا یہ بھی ظلم ہے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

﴿مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ﴾.

(بخاری شریف)

”مالدار آدمی کا دوسرے کا حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے“۔

مطلب یہ ہے کہ کسی کا حق ادا نہ کرنا، اس کو کھا جانا، مالک کو اس کا حق نہ دینا تو ظلم

ہے،ہی اور دنیا اس کو جانتی ہے لیکن مال ہوتے ہوئے کسی کا حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ادا کرنے میں دیر کرنا یہ بھی ظلم ہے جو قیامت کے دن عذاب خداوندی کا مستحق بنائے گا۔

ہمارے ملک اور ہمارے معاشرہ میں کسی شخص پر جھوٹا الزام لگا کر اس کو جیل بھجوا دینا وقید وبند کی مصیبتوں کا شکار بنا دینا روزمرّہ کا معمول ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ اس میں صرف ایک شخص ظلم کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اس کے ماں باپ بہن بھائی بیوی اور بچے سب مصیبتوں کا شکار ہوتے ہیں اور بسا اوقات پورا خاندان فقر و تنگ دستی اور بے چینی کی نذر ہو جاتا ہے، یوں کہنا چاہئے کہ یہ ظلم صرف ایک آدمی پر نہیں بلکہ اس کے پورے خاندان پر ظلم ہے، چنانچہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

﴿الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾.

(بخاری شریف)

”دنیا میں کسی پر ظلم قیامت کے دن ایک اندھیرا نہیں بہت سے اندھیرے بن کر سامنے آئے گا“۔

اس لئے ہر آدمی کو ظلم سے ضرور بچنا چاہئے، اور اس کے انجام کو آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہئے، اگر غلطی سے انسان کسی پر ظلم کر دے یا کسی کا حق ناحق کھائے تو خوب سمجھ لے کہ ظلم توبہ استغفار یا حج سے معاف نہیں ہوگا اس کی معافی تو صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب مظلوم خود معاف کر دے یا موت سے پہلے اس کو ادا کر دے نہیں تو قیامت کے دن اس کا بدلہ ضرور چکتا کرنا پڑے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”اگر دنیا میں کوئی سینگھ والی بکری کسی بنا سینگھ کی کمزور بکری پر ظلم کریگی تو کل قیامت کے دن اللہ کمزور کو طاقتور بنا کر ظالم سے بدلہ دلوائیں گے اور اپنے عدل وانصاف کو ظاہر فرمائیں گے“۔

خوب سمجھنا چاہئے کہ ظلم اسلام میں اتنی خراب چیز ہے کہ آدمی نے اگر جانور پر بھی ظلم کیا ہے تو ظالم کو قیامت کے دن اس کو بھی بھگتنا پڑے گا، یاد رکھو کہ دنیا میں ظالم بنکر جینے کے مقابلہ میں مظلوم بن کر مر جانا اچھا ہے۔